کتاب نما

ادارہ

نام کتاب : کتابِ الٰہی کے پانچ مطالبات
مصنف : ڈاکٹر فضل الرحمٰن
ناشر : حکمتِ قرآن انسٹیٹیوٹ، حاجی اللہ بخش ولیج، احسن آباد، اسکیم نمبر ۳۳ کراچی-۷۵۳۴۰ (پاکستان)
سن اشاعت: ۲۰۱۲ء
صفحات : 119
قیمت : غیر مندرج

قرآن مجید کو اللہ تعالیٰ نے رہتی دنیا تک بنی نوع انسان کے لیے رشد و ہدایت کا سرچشمہ قرار دیا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے انسانیت کے لیے سب سے بڑی نعمت ہے۔ قرآن مجید زندگی کے ہر موڑ پر انسان کی رہنمائی کرتا ہے چاہے وہ ایمان و معاملات ہو یا پھر سیاست و معاشیات کے گوشے، قرآن نے ہر ایک کا نہایت ہی اچھا اور سیدھا طریقہ بتایا ہے جس پر عمل کر کے انسان دنیا و آخرت دونوں میں کامیاب و کامران ہو سکتا ہے۔

زیر نظر کتاب قرآن مجید کے پانچ مطالبات کے تفصیلی مطالعہ پر مشتمل ہے۔ مصنف گرامی نے ان مطالبات سے مدلل انداز میں بحث کی ہے۔ پہلے مطالبے (ایمان بالقرآن) کے ضمن میں واضح کیا گیا ہے کہ انسان اس بات کو صدق دل سے تسلیم کرے کہ یہ کلام اللہ اور پیغامِ ربانی ہے جو نبی آخر الزماں حضرت محمد ﷺ پر تمام انسانیت کے لیے پیغامِ آخر کی شکل میں خدائے رحمان و رحیم کی جانب سے نازل ہوا ہے۔ جس کی حقانیت و صداقت

کی قسم تمام جہان کے خالق و مالک نے اس کتاب مبین میں کھائی ہے اور اس کتاب کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ”انا نحن نزلنا الذکر و انا له لحافظون“ کہہ کر یہ مہر ثبت کردی ہے کہ باطل تا قیامت اس میں دست اندازی نہیں کرسکتا۔

اس کتاب پر ایمان لانے کا مطلب صرف یہی چیزیں نہیں ہیں بلکہ اس پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ انسان اپنی زندگی اور اس کتاب مبین کے بارے میں سنجیدگی و متانت کا مظاہرہ کرے اور قبولیتِ حق کے لیے آمادہ ہوکر غیر متعصب ذہن سے اس کتاب کا مطالعہ کرے اور یہ سمجھنے کی کوشش کرے کہ اللہ رب العزت نے اپنے آخری پیغام میں زندگی گزارنے کے کیا اصول وضوابط بتائے ہیں اور کس طرح اس پر ایمان لانے والے عروج و اقبال مندی کا حق دار بنتا ہے اور کن وجوہ سے اس سے سربلندی وسرفرازی کا تاج چھین کر اس کے مقدر میں ذلت ومسکنت چسپاں کردی جاتی ہے۔

قرآن کا دوسرا اہم مطالبہ تلاوت قرآن ہے۔ اس کے تحت مصنف گرامی نے ذکر کیا ہے کہ قرآن پر ایمان رکھنے والا اس کی مستقل تلاوت کرے اور الفاظِ قرآنی کو حرز جان بنالے کیونکہ تلاوتِ قرآن سے انسان کا الفاظ قرآن سے ایک پائیدار اور مستحکم تعلق پیدا ہوتا ہے اور اس کے اچھے اور نیک اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ قرآن کریم کی تلاوت ایک نرالی نفسیاتی کیفیت اور روحانی فیض کا دروازہ کھولتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے ”اللہ تعالیٰ سے جو قرب تلاوتِ کلامِ الٰہی کے ذریعہ حاصل ہوتا ہے وہ کسی دوسری طرح ممکن نہیں، محض الفاظ قرآن کی تلاوت کی اہمیت کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس ذات اقدس ﷺ کو جس پر خود وحی کا نزول ہورہا ہے، یہ ہدایت دی جاتی ہے کہ ”اتل ما اوحی الیک من الکتاب“ (العنکبوت/۴۵)۔

دوسرے مطالبہ کے ذیل میں مصنف نے جن باتوں پر خاص زور دیا ہے وہ یہ ہیں کہ الفاظ قرآنی، قرآن سے ربط کا اولین ذریعہ ہیں، بچوں کو الفاظ قرآنی کی تلاوت سے نا آشنا کردینا ظلم عظیم ہے، تلاوت مشیت خداوندی کی تکمیل ہے، یہ الفاظ قرآن کے تحفظ کا ایک طریقہ ہے، قرآن کریم دیکھ کر پڑھنا زیادہ بہتر ہے۔

قرآن مجید کے تیسرے مطالبے (تدبر قرآن) کے ضمن میں مصنف نے یہ واضح کیا ہے کہ تلاوت قرآن کا حق اس وقت تک ادا نہیں ہوتا جب تک کہ قرآن کی تلاوت کرنے والا قرآن کی آیات کے معنی و مطلب نہ سمجھتا ہو اور اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جن شرائع و قوانین کا ذکر کیا ہے اس کو نہ جانتا ہو۔ تدبر قرآن کے مختلف مدارج ہیں اور تدبر قرآن تحفظ معانئ قرآن کی تدبیر خداوندی ہے، قرآن کریم دین کا اولین اور کامل ترین سرچشمہ ہے۔ دین کا کلی اور اصولی فہم قرآن پر تدبر کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتا۔ اس کو سمجھ کر پڑھنے کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ انسان کو یہ پتہ چلتا ہے کہ خالق کائنات قرآن مجید میں ان سے کیا مطالبات کرتا ہے ان مطالبات کو پورا کرنے کے کون کون سے ذرائع ہیں۔

مزید برآں اس باب میں مصنف نے تدبر قرآن سے فرار کے ذرائع کی نشان دہی کی ہے اور ان کے سد باب کی تدابیر بھی بتائی ہیں۔ تدبر قرآن کی اہمیت واضح کرتے ہوئے انھوں نے یہ لکھا ہے کہ اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں آفاق وانفس سے دلیل دے کر لوگوں کو اس بات پر ابھارا ہے کہ وہ قرآن مجید کی ہر ہر آیت پر غور وفکر کریں، جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ لوگ خدا کی عظمت کے قائل ہوں گے اور ان کے دل میں خدا کا خوف پیدا ہوگا اور وہ اس کا زیادہ سے زیادہ شکر ادا کریں گے اور خدا کے واحد ہونے کی مدلل انداز میں شہادت پیش کریں گے۔

قرآن کا چوتھا مطالبہ عمل بالقرآن ہے۔ اللہ رب العزت نے قرآن مجید کو لوگوں کی ہدایت کے لیے نازل فرمایا تا کہ لوگ اس کے متعین کردہ راستوں پر چل کر دین و دنیا کی کامیابی سے ہمکنار ہوں۔ قرآن مجید میں اللہ رب العزت انسانوں سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ ان کا ہر عمل قرآن مجید کے بتائے ہوئے راستے کے مطابق ہو یعنی اگر وہ چلیں تو قرآن کی چال، بات کریں تو قرآن کی زبان، انصاف کریں تو قرآن کا پیمانہ اختیار کریں، حکومت کریں تو قرآن کے اصول پر، خوشی وغم کا اظہار کریں تو قرآن کے مطابق، کسی سے لین دین کا معاملہ ہو تو قرآن کے اصول وضوابط کے تحت۔ گویا کہ انسان قرآن کی چلتی پھرتی تصویر بن جائے۔ نبی کریم ﷺ نے قرآنی مطالبات کو اچھی واضح کردیا ہے۔ اخلاق ومعاملات کا کیا پیمانہ ہونا چاہیے اس کی طرف بھی رہنمائی فرمادی ہے۔

نبی کریم ﷺ کے اخلاق کے بارے میں حضرت عائشہؓ سے جب سوال کیا گیا تو آپؓ نے جواب دیا کہ ''کیا تم نے قرآن نہیں پڑھا، قرآن ہی خلق نبویؐ ہے'' قرآن مجید میں خدائے ذوالجلال نے ارشاد فرمایا ہے کہ "لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ" (الاحزاب/۲۱)۔ مصنف نے یہ بھی واضح کیا ہے کہ قرآن رہبانیت کے خلاف ہے۔ وہ یہ نہیں چاہتا کہ انسان دنیا سے کنارہ کشی اختیار کر کے گوشہ نشین ہو جائے، بلکہ انسان معتدل راہ اپنائے بلکہ سماجی و معاشی زندگی گزارتے ہوئے قرآن و سنت پر عمل کرے، کیونکہ رہبانیت نامکمل انسان پیدا کرتی ہے اور قرآن مجید نامکمل نہیں کامل انسان چاہتا ہے۔ ان تمام باتوں کے اصول و شرائط کو مصنف نے نہایت ہی تفصیل کے ساتھ ذکر کیا ہے۔

قرآن کریم کے پانچویں مطالبے ''تبلیغ قرآن و ابلاغ تعلیمات قرآن'' سے بحث کرتے ہوئے یہ بیان کیا گیا ہے کہ چونکہ قرآن مجید ھدیً للناس ہے "ھدی للناس وبینات من الھدیٰ و الفرقان" (البقرۃ/۱۸۵) اس لیے یہ ضروری ہے کہ قرآن مجید کی تعلیمات کو عام کیا جائے اسے لوگوں تک پہونچایا جائے۔ اس کام کی ذمہ داری سب سے پہلے اس ذات مبارک ﷺ پر عائد کی گئی جن پر قرآن مجید نازل کیا جا رہا تھا۔ ارشاد ربانی ہے ''یَا أَیُّھَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنزِلَ إِلَیْکَ مِن رَّبِّکَ'' (المائدہ/۶۷) نبی کریم ﷺ اپنے تیئیس سال دور نبوت میں اس کام کو بخوبی انجام دیتے رہے اور اس کتاب کی تعلیمات کو فروغ دینے میں ہمہ وقت مصروف رہے۔ نبی کریم ﷺ کے بعد اس کام کی ذمہ داری بحیثیتِ مجموعی امت مسلمہ کے کاندھوں پر ہے، اس لیے اب یہ اہل اسلام کے لیے ضروری ہے کہ قرآن کی اشاعت و ترویج کا کام صدق دل سے کریں اور قرآن نے جو مطالبات کیے ہیں اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ یقیناً پیغامِ ربانی دنیا و آخرت کی کامیابی کی شاہ کلید ہے۔

زیر نظر کتاب کا مطالعہ قرآن کے شائقین، علم قرآن کے طالبین اور عام قارئین کے لیے بھی بہت مفید ہوگا امید کہ یہ کتاب پسند کی جائے گی اور اسے قبولیت عام حاصل ہوگی۔ (مہتاب عالم خاں اصلاحی)